بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذوالمجد والکرم قبلہ وکعبہ حضرت مولانا عبدالحمید صاحب أدام اللّٰہ ظلکم علینا.

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد تسلیم مسنون امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

دیگر آج بروز پیر ۱۵ ر رجب المرجب ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۸ جون ۲۰۱۰ علی الصباح فجر کی نماز کے بعد متصلاً آنحضرت دام ظلکم کے دست راست ومعتمد علیہ، جامعہ عربیہ اسلامیہ آزادول کے خادمِ خاص، نیز شعبۂ تجوید کے ذمہ دار، اعلیٰ حضرت قاری اسماعیل صاحب کی وفات حسرت کی غمناک اطلاع موصول ہوئی۔

إنا لـلّٰه وإنّا إليه راجعون. ماشاءَ اللّٰهُ كان وما لايشاء لايكونُ. غَفَرَ اللّٰهُ له وأسكَنَه جَنّةَ الفِردَوس، وأفاضَ عليه شَآبيبَ غُفرانِه، وأفْرَغ على قلوبِكم صبراً جميلاً وعلى مَن فَقَدتُم أجراً جزيلاً بِلُطفِه ورَحْمَته.

حضرت والا! مرحوم کو حق جل مجدہ نے گونا گوں خصوصیات سے نوازا تھا:

(۱) ان بنیادی خصوصیات میں سے جس نے انہیں اپنے معاصرین میں ممتاز کر رکھا تھا یہ ہے کہ وہ اپنے فن میں کمال کے ساتھ ساتھ حسن اخلاق، الفت ومروت کا پیکر، سادگی کا مرقع، عجز وانکساری اور تواضع وفروتنی کا نمونہ تھے۔

(۲) ان کی دوسری خصوصیت جسے ان کی زندگی کا لب لباب اور خلاصہ کہا جاسکتا ہے یہ کہ ان کی پوری زندگی قرآن میں رچی بسی ہوئی تھی۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں ایک دعا اس طرح منقول ہے:

وَأسألكَ بِاسمِكَ الطّاهِرِ المُطَهَّرِ المُنَزَّلِ فِي كِتابِكَ مِن لَدُنْكَ ... وَبِعَظَمَتِكَ، وَنورِ وَجهِكَ أن تَرزُقَنِي القُرآنَ العظيمَ، وتَخلِطَه بِلَحمِي ودَمِي وسَمعِي وبَصَرِي، وتَستَعمِلَ بِه جَسَدِي بِحَولِكَ وقُوَّتِكَ.

(جامع الأصول في أحاديث الرسول لابن الأثير).

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس نام کے وسیلے سے جس سے تیرا عرش قرار پذیر ہے سوال کرتا ہوں...اور تیری عظمت وکبریائی کے وسیلے سے، اور تیری ذات کے نور کے وسیلے سے کہ تو مجھ کو قرآن نصیب کردے، اور اسے میرے گوشت، میرے خون، میری سماعت اور میری بصارت میں رچادے، اور میرے جسم سے اس پر عمل کرالے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا دعا کا اگر کوئی جیتا جاگتا نمونہ ہو تو وہ مرحوم کی ذات تھی۔

ان کی زبان تو ہر وقت تلاوتِ قرآن سے شاداب رہتی تھی، لیکن ان کی سوچ، ان کے قلب وذہن اور فکر وخیال کا محور بھی قرآن کریم ہی تھا۔ انھیں ہر وقت یہ فکر دامن گیر رہتی تھی کہ قرآن کریم کی تعلیم وتجوید کے لئے بہتر سے بہتر کونسا طریقہ اختیار کیا جائے۔

یہی وجہ ہے کہ آج اندرون ملک وبیرون ملک مرحوم کے سینکڑوں تلامذہ ان کے لئے صدقۂ جاریہ اور رفعِ درجات کا باعث ہونگے۔

(۳) آں مرحوم ومغفور کی ایک اور امتیازی خصوصیت جس کا ذکر بے محل نہ ہوگا، یہ ہے کہ: نظامت کی ذمہ داری ایک مشکل ترین کام ہے، اس میں نشیب وفراز سے گزرنا پڑتا ہے، مگر الحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ وہ اس پل صراط کو بھی بعافیتِ تمام پار کر گئے۔

(۴) آج اگر چہ وہ ہمارے درمیان موجود نہیں ہے، لیکن انہوں نے اپنی زندگی کے جو نقوش چھوڑے ہیں وہ ہم سب کے لئے لائق تقلید ہے۔ ان کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ فنائیت وتواضع سے انسان کو سر بلندی اور مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔ ان کی مقبولیت کا کھلا ہوا ثبوت علماء، صلحاء، اتقیاء، ابرار اور طلبہ کا جم غفیر ہے، جنہوں نے دھڑکتے دل اور برستی آنکھوں کے ساتھ انہیں سپردِ خاک کیا۔ غفر اللّٰہ لہ.

آج قاری صاحب وہاں جا چکے ہیں جہاں ہر اک کو جانا ہے، مگر مرحوم کی عظیم مخلصانہ خدمات اور صدقاتِ جاریہ کی بہتات کو دیکھ کر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ نے اپنی ابدی زندگی کے اسباب فراہم کر کے دنیا سے رختِ سفر باندھا ہے۔ اس اعتبار سے آپ روح وجسم کے ابدی تعلق منقطع ہونے کے باوجود زندہ ہے۔

حق جلّ مجدہ انہیں صلحاء واتقیاء اور اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ جنت الفردوس کا مکین بنائے۔ اور ان کے تمام اعزاء، اقرباء، تلامذہ ومحبین ومتعارفین اور دعا کنندہ کو عموماً، اور حضرت والا کو خصوصاً صبر جمیل سے نوازے، اور جامعہ کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

امید ہے کہ یہ چند سطریں حضرت والا کے قلب حزیں اور دل مغموم کیلئے تسکین کا باعث ہوگی۔

بندہ دل سے آپ کے غم میں شریک ہے۔ نیز ایصال ثواب کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔

آپ کا غم شریک: **عباس بن آدم**

استاذِ حدیث دار العلوم زکریا

بسم الله الرحمان الرحيم
السلام عليكم و رحمة الله و بركاته

انا لله و انا اليه راجعون ما شا الله كان و ما لا يشاء لا يكون غفر الله له اسكنه جنة الفردوس وأفاض عليه شآبيب غفر انه وأفرغ على قلوبكم صبرا جميلا وعلى من فقدتم أجرا جزيلا بلطفه ورحمته

Dear Hadhrat Moulana Abdul Hamid Saheb

I hope that this letter reaches you in good health.
On Monday the 31 Rajab 1431 AH, corresponding with the 28 June 2010, immediately after the Fajr Salaah at your illustrious and respected institution, the news of the tragic passing on of a special servant of Jami'a Arabia Islamia and a pioneer of the faculty of Tajweed in this country, Hadhrat Qari Isma'eel Saheb, reached us.

Hadhrat Qari Isma'eel Saheb was truly a remarkable individual who Allah (SWT) had blessed with many outstanding characteristics, of which a few noteworthy of mention are:

One of the fundamental characteristics of Qari Saheb, which differentiated him from his fellow scholars, was that with attaining perfection in his field of expertise, he was a personification of good character, compassion, love, dignity, humility and simplicity.

Another admirable quality of Qari Saheb was that he dedicated his entire life to the learning, teaching and propagation of the Holy Quraan. It is in this regard that the leader of both the worlds, Rasulullah (SAW) is reported to have supplicated:

"Oh Allah! I beg of You through the waseelah of that name of Yours through which Your 'Arsh remains stable and firm... and through the waseelah of Your Grandeur and Magnificence, and through the waseelah of the Effulgence of Your Being that You favour me with the Glorious Quraan and enlighten my flesh,

my blood, my sight and my hearing through it and grant me the ability and strength to act upon it."

It is well known, that the very personification of this du'aa was none other then the late Qari Saheb.

There was not a moment in his life that was not beautified by his perpetual recitation of the Glorius Quraan. His heart and his mind, his sentiments and concern were also overpowered by his love of the Glorious Quraan. He was constantly searching and probing for new and improved methods of imparting the sciences of Tajweed and the teachings of the Glorious Quraan.

It is for this reason that today, within our shores and abroad, hundreds of his students have become a means of Sadaqah-e-Jaariyah for him and a means of the elevation of his rank in Akhirat.

It is truly a remarkable accomplishment, that withstanding all his duties and responsibilities, Qari Saheb still managed to see to the affairs of the Jami'a.

Although he is not present amongst us today, the legacy that Qari Saheb has left behind, is one worthy of being emulated. His life has taught us that through humility and self-sacrifice man can attain the heights of leadership and acceptance. The reality and proof of the life that he lead was evident at his burial, where with broken hearts and teary eyes we laid him to rest.

May Allah (SWT) join him with His pious and righteous servants in the eternal gardens of Jannah. And may Allah (SWT) grant Qari Saheb's relatives, friends and family as well as your respected self and the Muslim community in general Sabr-e-Jameel. May Allah (SWT) grant the Jami'a an able and suitable replacement. Ameen.

I hope that these few lines are a means of condolence to the grieved heart of Hadhrat Moulana. We share in your sorrow and loss and ask of Allah (SWT) to help us all in these difficult times.

Yours truly,

Ml. Abbas bin Aadam
Ustaadh of Hadith, Darul Uloom Zakariyyah